Research Journal Ulum-e-Islamia

Journal Home Page: https://journals.iub.edu.pk/index.php/Ulum.e.Islamia/index

ISSN: 2073-5146(Print) ISSN: 2710-5393(Online)

E-Mail: muloomi@iub.edu.pk Vol.No: 29,Issue:02 .(July-Dec) 2022

Published by:Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

والدین اور بزرگ افراد کے حقوق۔ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں
(بزرگ افراد کی کفالتی رہائش گاہوں کے تناظر میں)

The Rights of Parents and Senior Citizens in the Light of Seerat of the Holy Prophet ﷺ
(In the context of Old Age Homes)

Hafiz Amir Mahmood

M.Phil Islamic Studies, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of the Punjab, Lahore

Email: hafizamir0077@gmail.com

Dr.Hafiz Abdul Basit Khan

Associate Professor, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of the Punjab, Lahore

Email: basit.szic@pu.edu.pk

Old age homes are centers where people leave their parents and elderly persons. While in this old age, elderly parents need the support of their families the most. Islam teaches and commands us to treat elderly people and parents with kindness, no matter how old they are. This article has been extracted from the Teachings of the Quran and Hadith and various other religious books. The purpose of this article is to help reduce the growing trend of old age homes in Islamic societies, to serve parents as much as possible, and to be successful in this world and the hereafter.

Keywords: Old age home, Parent's rights, Effects of old age home, Shariah, Western Culture.

تمہید

انسانی فطرت ہے کہ انسان اپنے والدین سے بہت پیار اور محبت کرتا ہے۔۔ دنیا کے تمام مذاہب والدین (Parents) کے احترام اور حُسنِ سلوک کی نہ صرف تعلیم دیتے ہیں بلکہ احترام نہ کرنے پر وعید بھی بیان کرتے ہیں۔ جس کو اگر یوں کہا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا کہ والدین (Parents) کی نافرمانی پر سزا کا حکم بھی دیا ہے۔ والدین میں باپ اور ماں دونوں ہیں۔ باپ کے لفظ اَب کو قرآن مجید نے

مختلف اعراب کے ساتھ 119 مرتبہ بیان کیا ہے اور اس کی جمع "آباء" کو 64 مرتبہ بیان کیا ہے۔ اسی طرح ماں کے لیے "اُم" کا لفظ، جو کہ قرآن مجید میں 84 مرتبہ آیا ہے اور اس کی جمع اُمھات ہے جو کہ گیارہ مرتبہ آیا ہے۔

ماں کے (Mother) لفظ میں دلچسپ نکتہ یہ ہے کہ اس کو ہم دنیا کی جس زبان میں بھی پکاریں تو ماں کے لفظ میں لفظ میم ضرور آتا ہے، مثلاً اُردو میں ماں کہتے ہیں تو عربی میں اُم کہتے ہیں۔ انگلش میں مدر (Mother)، ہندی میں ماتا، پنجابی میں اماں، پشتو میں مور، سندھی میں ماء اور فارسی میں مادر کہتے ہیں۔ جس سے انسانی ہونٹ ملتے ہیں جو کہ محبت و اُلفت کی دلیل ہے۔

دین اسلام نے بھی والدین (Parents) خصوصاً ماں کے حقوق، احترام اور تقدس پر زور دیا ہے۔

"تیرے رب نے فیصلہ کر کے یہ اطلاع دے دی کہ نہ عبادت کرو تم مگر اُسی کی، والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اگر پہنچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو ان دونوں میں کوئی ایک یا دونوں پھر تو انہیں اُف نہ کہا کر، نہ ان دونوں کو جھڑکا کر، اور ان دونوں کو ادب کی بات کہا کر۔" [1]

اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ احسان یہ ہے کہ جو کچھ انسان اپنے لیے پسند کرتا ہو وہی وہ دوسروں کے لیے بھی پسند کرے کیونکہ احسان سراسر بھلائی، نیکی اور ایثار کا ہی نام ہے۔ اس لیے تو اللہ تعالیٰ نے بھی والدین کے ساتھ عدل کا حکم نہیں فرمایا بلکہ احسان یعنی حسن سلوک اور شکر گزاری کا حکم فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں آٹھ مقامات پر احسان، شکر اور ان کی مغفرت کے حوالے سے فرمایا ہے۔ ان مقامات پر اللہ تعالیٰ نے والدین کا لفظ استعمال کر کے یہ بتایا ہے کہ والد ہوں یا والدہ دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک برابر کرنا چاہیے۔ چونکہ والدین تثنیہ کا صیغہ ہے جو کہ ولادت سے نکلا ہے اور ولادت ماں کے ساتھ خاص ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بھی احسان اس لفظ کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔ اور حدیث مبارکہ میں بھی ماں کے لیے تین بار لفظ استعمال ہوا ہے۔

"حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کون لوگ میرے اچھے سلوک کے مستحق ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری ماں، پھر ماں، پھر ماں، پھر تمہارا باپ۔ پھر جو تمہارے قریب ہو، پھر جو تمہارے قریب ہو۔" [2]

ماں کی عزت و احترام کے لیے تو خصوصی احکام ہیں۔ لیکن باپ کے مقام کو بھی عزت و تکریم دی ہے۔ الہامی مذاہب ہوں یا غیر الہامی مذاہب سب میں والدین کی عزت و تکریم کا نہ صرف حکم ہے بلکہ نافرمانی پر سخت ترین وعید کا بھی حکم ہے۔

ماں اور باپ کا عالمی دن: تہذیبِ حاضر نے ماں اور باپ کی اہمیت صرف اتنی سمجھی ہے کہ ایک دن ماں کے نام اور ایک دن ماں کے نام اور ایک دن باپ کے نام کر دیا گیا ہے۔ ماں کا عالمی دن (Mother Day) ۱۴ مئی کو منایا جاتا ہے۔ اسی طرح باپ کا عالمی دن (Father Day) ۱۸ جون کو منایا جاتا ہے اور ہر سال ۲۵ جولائی کو والدین کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔

آج کی دُنیا اولڈ ہاؤسز (Old Age Home) کی طرف جا رہی ہے۔ اسلام نے والدین کی خدمت میں ہی سب کچھ بیان کر دیا ہے کہ گھر میں والدین کی خدمت میں ہی اللہ تعالیٰ کی خوشی ہے اور ان کی خدمت میں ہی جنت، نیک اولاد، مال و دولت کی فراوانی اور عمر میں اضافہ کی خوشخبری دی ہے۔ اسلام کی تاریخ میں آپ کو ایسے (Old Age Home) کی مثال نہیں ملتی ہے کیونکہ اسلام نے والدین کو گھر پر رہنے اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہاں تک کہ والدین کی طرف گھور (تیز نگاہ) کر دیکھنا بھی نافرمانی قرار دیا ہے۔

اولڈ ایج ہومز کا مفہوم:

اگر ہم لفظ کی طرف غور کریں تو یہ لفظ دو الفاظ اولڈ Old اور ایج (age) کا مرکب ہے۔ اولڈ کا مطلب پرانا، پرانی چیز اور ایج سے مراد عمر ہے۔ اگر ان دونوں کو اکٹھا کریں تو اولڈ ایج بنتا ہے جس کا مطلب پہلے کی عمر کے یا پرانی عمر کے لوگ جبکہ اولڈ ایج ہومز سے مراد ایسے مراکز ہیں جہاں بے سہارا اور بوڑھے لوگ رہتے ہیں۔ بعض معاشروں میں لوگ اپنے والدین کو بڑھاپے کی عمر میں پہنچنے پر ایسے مراکز میں چھوڑ آتے ہیں۔

اولڈ ایج ہومز میں عمر رسیدہ افراد کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ ان کی دیکھ بھال کے لیے میڈیا ملازم کے ساتھ ساتھ کچھ ڈاکٹرز بھی موجود ہوتے ہیں تا کہ انکی دیکھ بھال اور جو کوئی بیمار ہوں ان کا علاج ہو سکے۔

اولڈ ایج ہومز بیشتر پرائیوٹ ہیں چند ایک ہی ہیں جو سرکاری سطح پر موجود ہیں پرائیوٹ اولڈ ایج ہومز کی ابتداء خدمت خلق سمجھ کر ہوئی اور فنڈز کے ذریعے سارا انتظام چلایا جاتا تھا جبکہ اجکل اولڈ ایج ہومز ایک بزنس کے طور پر چلائے جاتے ہیں اور سروس مہیا کرنے کی باقاعدہ فیس رکھی ہوئی ہے مثلا رہائش کی فیس، کھانے پینے کی فیس، میڈ کی فیس علاج معالجے کی فیس، اچھا بہتر ماحول فراہم کرنے کی فیس، یہاں تک کہ اگر کوئی وہاں فوت ہو جائے تو ورثاء کو فون کیا جاتا ہے کہ آپ کے والد صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض ورثاء جوابا کہتے ہیں کہ آپ تدفین کر دیں اور مجھے تصویر بھیج دیں وہ باپ کی تصویر کے ساتھ تدفین اور کفن کے خرچے کا بل 50,000 سے 70,000 تک بنا کر بھیج دیتے ہیں۔

اولڈ ایج ہومز کا تاریخی پس منظر:

اولڈ ایج ہومز کی شروعات بیسویں صدی عیسوی میں ہوئی۔ انیسویں صدی سے قبل اس کا تصور نہیں تھا۔ سب سے پہلے مغربی ممالک میں ایسے داروں کی ضرورت محسوس کی گئی۔ تاریخی طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ 1823ء میں فلاڈلفیا (امریکہ) میں Indigent widows and single womens' society کے نام سے اور 1850ء میں بوسٹن (امریکہ) میں Home for Aged Women کے نام سے بے سہارا خواتین (Destitute Women) کی مدد کے لیے رفاہی ادارے قائم ہوئے۔

پھر بیسویں صدی میں ایسے اداروں کا قیام اور زیادہ بڑھنے لگا اور بالخصوص اس صدی کے آخر میں بڑے پیمانے پر بے سہارا اور عمر رسیدہ افراد کی دیکھ بھال اور رہائش کے لیے مراکز قائم ہوئے۔[3]

اس رپورٹ کے مطابق 2005ء میں امریکا میں بزرگ افراد کے لیے قائم نرسنگ ہومز کی تعداد گیارہ ہزار تھی اس کے بعد آنے والے پانچ سالوں میں ان کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا اور ۲۰۱۷ء-۲۰۱۸ء میں ان کی تعداد تقریباً پندرہ (15000) سے تجاوز کر گئی۔[4]

متعدد یورپی ممالک کا بھی یہی حال ہے۔ ان میں سے بیشتر پرائیویٹ ادارے ہیں صرف چند ہی سرکاری سطح پر چل رہے ہیں ان نرسنگ ہومز میں زیادہ تعداد اُن کی جو گزشتہ ایک دہائی میں قائم ہوئے ہیں اب مغربی ممالک میں بڑے بڑے Resort entretirem قائم ہونے لگے ہیں جس میں تمام بے سہارا اور عمر رسیدہ افراد ہوتے ہیں ان کے لیے ہر طرح کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں حتی کہ ان کی خدمت گزاری کے لیے خودکار مشینوں (Robot Nurses) کا بھی سہارا لیا جارہا ہے۔

اولڈ ایج ہومز کا سلسلہ یورپ سے شروع ہوا لیکن اب برصغیر پاک وہند میں بھی یہ تصور بہت تیزی سے فروغ پانے لگا ہے۔ پاکستان میں اگر ہم دورِ حاضر کی بات کریں تو یہ نوجوان نسل بد قسمتی سے مغربی اثر سے اتنا متاثر ہو چکی ہے اور ان کے رسم ورواج کو

اپنانے کی دوڑ میں اتنا آگے نکل چکی ہے کہ اچھے اور بُرے کی تمیز کھو چکی ہے۔ موجودہ دور میں اولڈ ایج ہومز کی بڑھتی ہوئی شرح بھی انہیں اثرات کا اِک اثر ہے اولڈ ایج ہومز کا تصور صرف شہروں تک محدود ہے۔

ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں موجود اولڈ ایج ہومز میں بھیجے جانے والے والدین میں تقریباً 80٪ شرح پڑھے لکھے گھرانوں کی جب کہ غریب طبقات کو دیکھا جائے تو وہ اَن پڑھ ہونے کے باوجود اپنے والدین کو کسی قسم کے اداروں میں نہیں بھیجتے۔

صوبائی دارالحکومت میں 700 کے قریب بزرگ شہری حکومت اور فلاحی تنظیموں کے زیر انتظام اولڈ ایج ہومز میں رہ رہے ہیں۔ محکمہ سماجی بہبود کے حکام کے مطابق پنجاب میں حکومت کی جانب سے چھ اولڈ ایج ہومز چل رہے ہیں اور اس کے علاوہ دس پرائیوٹ اولڈ ایج ہومز ہیں آفیات اولڈ ایج ہوم ٹاون شپ کے علاقے میں واقع بزرگ مردوں اور عورتوں کے لیے 1975ء میں قائم کیا گیا تھا محکمہ سماجی بہبود پنجاب اولڈ ایج ہومز میں مقیم بزرگ شہریوں کے لیے کھانے کپڑوں اور ادویات کا انتظام کرتے ہیں محکمہ سماجی بہبود ملتان، راولپنڈی، ساہیوال، فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی اولڈ ایج ہومز چلاتا ہے اور ہر اولڈ ایج ہومز میں تقریبا 50 افراد رہ سکتے ہیں لاہور کے بڑے اولڈ ایج ہومز کے نام درج ذیل ہیں:

ہیپی ہومز ٹاون شپ، دارلفالہ بھٹہ چوک، سینئر سیٹزن فاونڈیشن پاکستان ڈی ایچ اے، ہیومن ہومز فیروزپور روڈ، بنت فاطمہ اولڈ ایج ہوم، ڈی سیکنڈ ہوم، بلقیس ایدھی ہوم، بحریہ اولڈ ایج ہوم اور باغ بان اولڈ ایج ہوم شامل ہیں۔[5]

اولڈ ایج ہومز بڑکے بڑھتے ہوئے رجحان کے پس پردہ اسباب:

مغربی دنیا کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی اولڈ ایج ہومز کے رجحانات تیزی سے بڑھ رہے ہیں مادیت پرستی کے اس دور میں والدین اور اساتذہ کے علاوہ سب رشتے ناطے جزوقتی مفاد پرستی پر قائم ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اکثر نوجوان اپنے والدین کو ہی جب وہ کمانے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور عمر کے آخری حصہ میں ہوتے ہیں تو جن اسباب کی بنا پر ان کو اولڈ ایج ہومز بھیجتے ہیں ان میں سے چند اسباب درج ذیل ہیں۔

(1) ترجیحات کی تبدیلی:

جب انسان چھوٹا ہوتا ہے تو اسکی اول ترجیح صرف والدین ہی ہوتے ہیں تو انسان جیسے جیسے پروان چڑھتا ہے اسکی ترجیحات تبدیل ہوتی رہتی ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسکی زندگی میں اور لوگ بھی شامل ہوتے رہتے ہیں جسکی وجہ سے اکثر ایسا ہوتا کہ ان کو ترجیح دینے کی وجہ سے انسان اپنے بوڑھے والدین کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور نظر انداز کرنے لگتا ہے۔ بڑاپے کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت بوڑھے لوگوں کو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں چڑچڑاپن آجاتا ہے جو آج کل کی نوجوان نسل برداشت نہیں کرتی جس کی وجہ سے اکثر وہ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ بوڑھے ماں باپ کو اولڈ ایج ہومز بھیج دیں۔

(2) بہتر دیکھ بھال نہ ہونا:

انسان کی جب شادی ہو جاتی تب وہ سمجھتا ہے کہ اب میرے والدین کی دیکھ بھال کرنے کے لیے میری بیوی گھر میں موجود ہیں لیکن افسوس کے ساتھ بہت کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بہو اپنے سُسر اور ساس کی خدمت کرتی ہو بلکہ اکثر بہو حالات ہی ایسے پیدا کر دیتی ہے کہ ساس اپنے بیٹے سے کہتی ہے کہ بیٹا تم علیحدہ ہی ہو جاؤ یہ روز روز کے جھگڑے ہم سے برداشت نہیں ہوتے۔

اللہ تعالی سورۃ یٰسین میں ارشاد فرماتے ہیں

ترجمہ:

"اور جن کو ہم طویل عمر میں پہنچاتے ہیں اُن کو خلق میں اُلٹا کر دیتے ہیں۔"[6]

جب اللہ تعالی انسان کو طویل عمر میں پہنچاتے ہیں تو انسان قدرتی طور کمزور ہونے لگتا ہے اس کے دیکھنے، بولنے اور سمجھنے کی طاقت ختم ہو جاتی ہے یا کمزور پڑ جاتی ہے اور انسان ایک بچے کی مانند ہو جاتا ہے جس طرح ایک چھوٹے بچے کا خیال رکھتے ہیں ہر وقت اسے اپنی نظروں میں رکھتے ہیں اسی طرح جب انسان بڑھاپے کو پہنچتا تو جسمانی اور دماغی قوتوں کا زوال شروع ہو جاتا ہے تو اس وقت بوڑھے ماں باپ کی بھی ایک چھوٹے بچے کی طرح دیکھ بھال کرنی پڑتی ہیں اور اکثر انسان اپنی روزمرہ زندگی میں اس قدر مصروف ہوتا ہے کہ وہ اپنے بوڑھے ماں باپ کی بہتر دیکھ بھال نہیں کرپاتا جس کی وجہ سے وہ ایسی جگہ تلاش کرنے لگتے ہیں جہاں ان کی بہتر دیکھ بھال ہو سکے۔

(3) گھر میں چڑچڑاپن اور بے سکونی کو ختم کرنا:

انسان کی عمر جب بڑھاپے کو پہنچتی ہے تو انسان کی طبیعت میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے اور کمزوری کے ساتھ کسی نہ کسی بیماری میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے تو اس وقت بوڑھے انسان کی خدمت اور اسکی صفائی ستھرائی کا بہت خیال رکھنا پڑتا ہے جبکہ مادیت پرستی کے دور میں نشو نما پاتے نوجوان کو والدین کی خدمت کرنے سے اور انکی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنے سے بہت کراہت آتی ہے جسکی وجہ سے اکثر بیویاں یہ مطالبہ کرتی کہ ہمیں گھر میں سکون چاہیے اور ہم سے یہ خدمت نہیں ہوتی تو بیٹا گھر میں بے سکونی اور چڑچڑے پن کو ختم کرنے کے لیے اپنے والدین کو اولڈ ایج ہومز میں چھوڑ آتا ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے بچے اپنے والدین کو اولڈ ایج ہومز جیسے مراکز میں چھوڑ آتے ہیں۔ نہ ہی قرآن ہمیں یہ درس دیتا ہے اور نہ ہمارے پیارے نبی ﷺ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے۔ اگرچہ ہمارا دین اسلام اس چیز کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ والدین کو بُڑھاپے کی عمر میں اس طرح گھر سے نکال کر اولڈ ایج ہومز بھیج دیا جائے جبکہ والدین کو اس وقت میں اپنے بچوں کے سہارے کی بہت ضرورت ہوتی ہے لیکن اسکے باوجود ہمارے اسلامی معاشرے میں یہ سب ہو رہا ہے۔

(4) تعلیمی اداروں میں اخلاقیات کا فقدان:

تعلیم و تدریس نہایت ہی مقدس اور انبیاء کا پیشہ ہے ہر مذہب اور ہر سماج میں اساتذہ کو بڑا مقام و مرتبہ حاصل ہے کیونکہ استاد ہی وہ شخصیت ہے جو ایک نوجوان کی کردار سازی کرتا ہے اور اساتذہ کو نئی نسل کی تعمیر و ترقی معاشرے کی فلاح و بہبود، جذبہ انسانیت اور افراد کی تربیت سازی کی وجہ سے قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں اخلاقیات دن بدن ختم ہوتی جارہی ہیں اخلاقیات کا تعلیمی اداروں سے ختم ہونے کی بڑی وجہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں نصابی کتابوں سے ہٹ کر اخلاقیات اور تربیت کا باب ہی نہیں کھولا جاتا جس کی وجہ سے یہ طالب علم معاشرتی بُرائیوں کا حصہ بنتے ہیں اور انہیں والدین کی اہمیت کا، ان کی قدر کا ان کی خدمت کا، ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا اور ان کے حقوق کے بارے میں علم ہی نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ اپنے والدین کو بوجھ سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہیں ایک معلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ طالب علموں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقیات اور تربیت پر بھی جدوجہد کریں تاکہ تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے طالب علم معاشرتی برائیوں اور بالخصوص والدین کو اولڈ ایج ہومز بھیجنے کا سبب نہ بنے۔

(5) والدین کی معاشرتی زندگی کا اثر:

بچوں کی تربیت میں سب سے اہم کردار والدین کا ہوتا ہے اور ماں کی آغوش ہی بچے کی سب پہلی درسگاہ اور تربیتی ادارہ ہوتی ہے۔ عربی زبان میں بچہ کو طفل کہاجاتاہے اور اس کی جمع اطفال ہے۔ مختلف ممالک میں ان کے قوانین کے مطابق اُن بچوں کو طفل کہاجاتاہے۔ مثلاً بعض ممالک میں ۱۶ سال اور بعض میں ۱۸ سے کم عمر بچے طفل کے زمرے میں آتے ہیں لیکن اسلام میں طفل کے لیے کوئی عمر مقرر نہیں ہے۔ بلکہ بلوغت کو پہنچنے تک طفل کہاجاتاہے۔ والدین کے رویے اور گھر کا ماحول بچوں کی سوچ اور اُن کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جہاں والدین کے مثبت پہلو انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں وہاں والدین کے کچھ منفی پہلو بھی بچوں کی زندگی پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ مثلاً

i. والدین کا جھوٹ بولنا

ii. والدین کا گالی گلوچ سے بات کا آغاز کرنا

iii. لڑائی جھگڑے کرنا

iv. اپنے والدین کی خدمت نہ کرنا

v. اپنے والدین سے حسن سلوک سے پیش نہ آنا

vi. اپنے والدین کے پاس نہ بیٹھنا

یہ سب منفی پہلو ہیں جو بچوں پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں کیونکہ بچے وہ سیکھ رہے ہوتے ہیں جو انہیں نظر آرہا ہوتا ہے اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں اور بچوں کے سامنے اپنے والدین کی خدمت کریں ان کے پاس بیٹھے ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں تاکہ بچے بھی یہ سب سیکھ سیکھے اور والدین کی نافرمانی کا ذریعہ نہ بنے۔

(6) مال کی فراوانی:

مال و دولت کی کثرت اور فراوانی اُمت محمدیہ کے لیے ایک بڑا فتنہ ہے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کو آزمائش قرار دیتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ[7]

ترجمہ:

"اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کا ذریعہ ہیں۔"

آج کی دنیا میں جو بھی قتل و غارت بے حیائی، فحاشیوں کے اڈے اور معصوم عزتوں کی جو نیلامی ہو رہی ہے ان کی پشت وپناہی کی بڑی وجہ دولت کی کثرت ہے دولت کی وجہ سے انسان میں غرور تکبر آجاتا ہے اُس وقت اُسے اپنی ذات کے علاوہ کسی کی پرواہ نہیں ہوتی بالخصوص والدین کے ساتھ بُرا سلوک اور ان کو اپنے اوپر بوجھ اور حقیر سمجھنے لگتے ہیں پھر کچھ لوگ اسی دولت سے والدین کے لیے سکون تلاش کرتے ہیں مثلاً خود ان کی خدمت کرنے کے بجائے ان کے لیے میڈ / ملازم رکھوا دیتے ہیں اور کچھ دنوں بعد والدین کا گھر میں رہنا بھی بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے تو اپنی انا میں آکر اپنے والدین کا اولڈ ایج ہومز کی طرف رُخ کروا دیتے ہیں۔

(7) خود پرستی:

جب انسان خدا پرستی سے خود پرستی کے گڑھے میں گر جاتا ہے اس وقت وہ صرف خود کی ذات کے سکون کی پرواہ کرتا ہے۔ اس کا خون سفید ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اسے بڑوں اور بچوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی وہ اپنی ذمہ داریوں کو بوجھ سمجھنے لگتا ہے وہ بھول

جاتا ہے کہ اسلام میں جہاد سے بھی افضل ماں باپ کی خدمت کو قرار دیا ہے وہ یہ بھی بھول جاتا ہے کہ والدین نے مجھ پر کیا احسان کیے ہیں اور میرے لیے کیا کیا تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ وہ صرف اپنی تسکین کے لیے غلط فیصلہ کر کے ماں باپ کو بے سہارا چھوڑ آتا ہے۔

(8)اسباب کی کمی:

اکثر اوقات انسان مالی پریشانیوں میں مبتلا ہو کر بھی یہ قدم اٹھاتا ہے کہ والدین کو اولڈ ایج ہوم کے سپرد کر دیتا ہے۔ آج کل مالی طور پر ہر انسان پریشانی میں مبتلا ہے اور بڑھاپے میں والدین کے اخراجات اور بھی بڑھ جاتے ہیں زیادہ آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے اور وسائل کی کمی کی وجہ سے بڑھاپے میں والدین کی خدمت کرنا ان کا خیال رکھنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے پھر اکثر لوگ یہ سوچ کر کے دو لوگوں کی کمی سے کچھ آسانی ہو جائے گی والدین کو اولڈ ایج ہومز میں بھیج دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم اپنے بچوں کو سکھا ہی نہیں پاتے کہ بڑوں کے گھر میں ہونے کی وجہ سے رحمت ہوتی ہے نہ کہ زحمت۔ لیکن آجکل بزرگوں کو صرف زحمت ہی سمجھا جاتا ہے۔

(9)وقت کی قلت:

اولڈ ایج ہومز کی سب سے اہم وجہ وقت کی قلت بھی ہے۔ مادی اشیاء کے حصول کے لیے ہم اتنا مصروف ہو گئے ہیں کہ ہمارے پاس اپنی ذات کے لیے بھی وقت نہیں ہے۔ جب انسان دیکھتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کو وقت نہیں دے سکتا نہ ان کی خدمت ٹھیک طریقے سے کر سکتا ہے تو وہ پھر اپنے ماں باپ کو یہ سوچ کر اولڈ ایج ہوم چھوڑ آتا ہے کہ وہاں ان کی خدمت و حفاظت بہتر ہو سکے گی لیکن جسطرح ایک بیٹا اپنے ماں باپ کی خدمت کرتا ہے اس کا نعم البدل کوئی نہیں ہو سکتا اگرچہ اولڈ ایج میں کسی حد تک خدمت بھی کی جاتی ہے لیکن ماں باپ کو وہ دلی سکون نہیں ملتا جو اپنے بیٹے کو دیکھ کر سکون ملتا ہے۔

(10)دین سے دوری:

اولڈ ایج ہومز کے بڑھتے ہوئے رجحانات میں ایک سبب دین سے دوری بھی ہے برصغیر پاک و ہند میں اولڈ ایج ہومز کے بڑھنے کا سبب بچوں کی دینی تربیت سے ناواقفیت ہے۔ آجکل اکثر ماں باپ اپنے بچوں کو دین سے دور رکھ کر خود کو ماڈرن تصور کرتے ہیں لیکن عمر کے آخری حصے میں جب ان کے بچے ان کو مغربی کلچر کے مطابق دوسروں کے سہارے چھوڑ آتے ہیں تو اس وقت ماں باپ کے اندر یہ احساس شدت سے ابھرتا ہے کہ کاش ہم نے اپنے بچوں کو مسلمانوں کے اصل ورثے سے منسلک رکھا ہوتا تو آج زندگی کے آخری ایام پر سکون ہوتے۔

شریعتِ اسلامیہ میں عمر رسیدہ افراد کا مقام و مرتبہ

لفظ "والد چار حروف سے مل کر بنا ہے 'و' سے ولایت و وفا" الف" سے اعلیٰ مقام و مرتبہ اور ایثار و اُلفت "ل" سے لطف و کرم۔ اور 'د' سے دانائی اور دست گیری کرنے والا اور جب ایسی صفات و خصائل کی حامل شخصیت سامنے آتی ہے تو اسے والد (باپ) کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی طرح "باپ" اردو زبان کا لفظ ہے اور یہ تین لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ یعنی "ب" سے بزرگی والا "الف" سے احساس واصل اور آبیاری والا اور "پ" سے پیار و محبت و الفت کے مجموعے کا نام "باپ" ہے۔

اسلام میں عمر رسیدہ افراد کی تکریم کو ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے اور عمر رسیدہ افراد کی بزرگی کے باعث انہیں اسلام میں ایک خاص مقام و مرتبہ حاصل ہے اس کی بنیاد حضور ﷺ کی وہ تعلیمات ہیں جن میں عمر رسیدہ افراد کو باعثِ برکت و رحمت اور اہلِ عزت و تکریم قرار دیا گیا ہے۔ درج ذیل آیات اور احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں عمر رسیدہ افراد کے درج ذیل حقوق بیان ہوئے ہیں۔

1۔ عمر رسیدہ افراد کا احترام اور حسنِ سلوک کا حکم:

انسانی حقوق کی جتنی رعایت اور احترام کی مثال ہمیں دینِ اسلام میں نظر آتی ہے کسی اور مذاہب میں کہیں نظر نہیں آتی پھر انسانی حقوق میں بطورِ خاص عمر رسیدہ افراد کے حقوق کا معاملہ درپیش ہو تو اسلام کا رویہ اور بھی نرم اور احسان پر مبنی قرار پاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ:

"اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنا اور دُعا کرتے رہنا کی اے میرے پروردگار ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے"۔[8]

اسی طرح ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ:

"تیرے رب نے فیصلہ کرکے یہ اطلاع دے دی کہ نہ عبادت کرو تم مگر اُسی کی، والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اگر پہنچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو ان دونوں میں کوئی ایک یا دونوں پھر تو انہیں اُف نہ کہا کر، نہ ان دونوں کو جھڑکا کر، اور ان دونوں کو ادب کی بات کہا کر۔"[9]

حضور ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ عمر رسیدہ افراد کا بے حد ادب و احترام فرمایا کرتے تھے جس کی ایک جھلک ہمیں فتح مکہ اور اس کے بعد رونما ہونے والے واقعات میں نظر آتی ہے۔

2۔ سہولیات زندگی میں ترجیح کا حق:

اسلام ہی وہ اکیلا مذہب ہے جو روئے زمین پر عمر رسیدہ افراد سمیت پوری انسانیت کا مسیحا مانا جاتا ہے۔ اسلام اس طبقے کو قابلِ صد احترام بتلاتے ہوئے ان کے ساتھ نرم گفتاری، حسنِ سلوک اور جذبۂ خیر خواہی کا حکم دیتا ہے۔ آج دنیا کے کسی بھی شعبہ میں دیکھ لیں چاہے وہ بینک ہو، پاسپورٹ آفیس ہو، یا یوٹیلیٹی سٹورز ہوں ہر جگہ عمر رسیدہ افراد کے احترام کی خاطر ان کو الگ جگہ دی جاتی ہے اور عام لوگوں کی نسبت عمر رسیدہ افراد کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ:

"جس وقت وارد ہوئے مدین کے پانی پر تو پایا اُس پر لوگوں کی جماعت کو جو پانی پلا رہے تھے (جانوروں کو) اور پایا اُن آدمیوں کے پیچھے دو عورتوں کو جو اپنے جانوروں کو روکے کھڑی تھیں، موسیٰؑ نے پوچھا: تمہارا کیا واقعہ ہے؟ وہ کہنے لگیں: ہم نہیں پانی پلائیں گی جس وقت تک چرواہے لوٹ کر نہ جائیں اور ہمارا باپ بوڑھا ہے۔"[10]

اسی طرح ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ نے عمر رسیدہ افراد کے حق کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ:

"اے عزیز مصر! اس کے والد بڑے معمر بزرگ ہیں آپ اسی کی جگہ ہم میں سے کسی کو پکڑ لیں، بے شک ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں پاتے ہیں"[11]

جیسا کہ ان آیات سے واضح ہے کہ اللہ نے بزرگوں کے مکمل طور پر حقوق بیان کیے ہیں کہ ہم والدین کو اُف تک نہیں کہہ سکتے تو پھر ایک مسلمان کس طرح اپنے ماں باپ کو تنہا چھوڑ سکتا ہے۔ اللہ نے تو عاجزی کے بازو پھیلانے کا حکم دیا ہے اور ہم اس کے برعکس ان کو دربدر چھوڑ دیتے ہیں۔

قرآن کریم کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بزرگوں کی عزت واہمیت کے متعلق بہت سے احکامات دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بزگ صحابہ اکرام کو بہت عزت دیتے تھے سیرت کی روشنی میں بزرگوں اور والدین کے متعلق چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۳۔ احکام اللہ میں بزرگوں کا حق:

اسلام میں نماز، انسانی جسم میں ریڈ کی ہڈی کی مانند ہے۔ نماز کو اسلام میں اہم عبادت کے طور پر جانا جاتا ہے لیکن عمر رسیدہ افراد کے پیشِ نظر اس اہم عبارت کو ہلکی پڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اذا صلی احدکم للناس فلیخفف، فان منهم الضعیف والسقیم والکبیر، واذا صلی احد کم لنفسه فلیطول ماشاء

ترجمہ:

"جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول کرے۔"[12]

۴۔ اللہ تعالیٰ کا بزگوں سے حیا کرنا:

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ان الله عزوجل یستحیی من ذالشیة المسلم، اذا کان سددا لزوما للسنة یسأل الله فلا یعطیه۔

ترجمہ:

"بے شک اللہ تعالیٰ ایسے بوڑھے مسلمان کو عطا نہ کرنے سے حیاء کرتا ہے جو اِستقامت کے ساتھ سُنت پر عمل پیرا ہو اور اللہ سے سوال کرے۔" [13]

۵۔ بزرگوں سے برکت:

حضرت ابوسعید خذریؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ادھیڑ عمر کے لوگوں سے بھلائی حاصل کرو اور نوجوانوں پر رحم کرو۔"[14]

حضرت سعد بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ ﷺ جو شخص کسی قوم کا محافظ بن جائے تو کیا اُسے اور دوسرے لوگوں کو مالِ غنیمت میں برابر حصہ ملے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:"ام سعد کے بیٹے! تیری ماں تجھے گم کرے، تمھیں تمہارے بوڑھوں کی وجہ سے ہی رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔" [15]

۶۔ بزرگ افراد کا اکرام دنیا میں آسائشوں کا باعث:

ایک موقع پر بوڑھوں کے اکرام کے فضائل و فوائد ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

جس نوجوان نے کسی بوڑھے کا اکرام اس کی عمر کی بنیاد پر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بڑھاپے میں اکرام کرنے والا شخص مقرر فرمائیں گے۔[16]

ان حدیث مبارکہ اور قرآن مجید کی چند آیات کا سرسری جائزہ لینے سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے بوڑھوں کا ہر موقع پر لحاظ فرمایا۔ رشتہ داری و تعلق سے بالاتر ہو کر آپ ﷺ نے ہر سن نوسیدہ کے اکرام کو ترجیح دی۔ جس دین اسلام میں والدین کی آواز پر نماز توڑنے کا حکم ہو ان والدین کو کیسے ہم اولڈ ایج ہومز میں بھیج سکتے ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین اور عمر رسیدہ افراد کے ساتھ احترام و اکرام کا معاملہ کریں۔ ان کی اہمیت کو پہچان کر ان کے حقوق پورے کریں۔ کسی چیز کے ذریعے سے بھی انہیں بڑھاپے میں تکلیف نہ دیں۔ اگر ہم والدین کی خدمت، انکی اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابیاں عطا فرمائے گے۔ اس دنیا میں ماں باپ جیسی نعمت کوئی نہیں ہے۔ اگر کسی کو یہ نعمت حاصل ہے اور وہ ان کی خدمت و اطاعت کر رہا ہے ہو تو وہ اللہ کا بڑا محبوب بندہ ہے۔

والدین کی نافرمانی کی صورتیں اور نتائج

1) اپنے کسی بھی نوعیت کے قول و عمل سے والدین کو رُلانا اور پریشان کرنا۔

2) بلند آواز اور سخت قسم کی باتوں کے ذریعے سے والدین کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔

3) والدین کے سامنے اُف کہنا، پریشانی اور اُکتاہٹ کا اظہار کرنا بھی نافرمانی میں شامل ہے۔

4) والدین کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا۔

5) والدین پر حکم چلانا۔

6) گھر کے کاموں میں تعاون نہ کرنا۔

7) والدین کی رائے کو اہمیت نہ دینا۔

8) والدین کو خواہ مخواہ مشکلات میں ڈالنا۔

9) لوگوں کے سامنے والدین کے عیوب و نقائص بیان کرنا اور ان کی مذمت کرنا۔

10) والدین کو گالیاں دینا اور ان پر لعنت بھیجنا۔

11) بیوی کو والدین پر مقدم سمجھنا۔

12) والدین کی محتاجی اور بڑھاپے کے وقت ساتھ نہ دینا۔

13) والدین سے برأت کا اظہار کرنا اور ان کی طرف نسبت کو باعثِ عار سمجھنا۔

14) والدین پر ظلم کرنا اور ان کو مارنا پیٹنا۔

15) جب وہ کمزور اور قابلِ نگہداشت ہوں تو ان کو چھوڑ جانا۔

16) والدین کے ساتھ بخل سے پیش آنا۔

17) والدین کو احسانات جتلانا۔

(1)والدین کا نافرمان جنت میں نہیں جاسکتا:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ثلاثة لا يدخلون الجنة: العاق لوالديه)[17]

"تین (قسم کے) لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے، ان میں سے ایک والدین کا نافرمان ہے۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:

(ثلاثة لا يقبل الله منهم يوم القيامة صرفا ولا عدلا عاق ومنان ومكذب بالقدر)[18]

"احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب کے نشے میں رہنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔"

(2)نافرمان کا کوئی عمل قبول نہیں:

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(ثلاثة لا يقبل الله منهم يوم القيامة صرفا ولا عدلا عاق ومنان ومكذب بالقدر)[19]

"تین قسموں کے لوگوں کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا ہے:(1)والدین کی نافرمانی کرنے والا۔(2)احسان جتلانے والا۔(3)تقدیر کا انکار کرنے والا۔"

(3)والدین کے نافرمان کو بہت جلد سزا مل جاتی ہے:

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(ما من ذنب اجدر ان يعجل الله تعالىٰ لصاحبه العقوبه فى الدنيا مع مايد خر له فى الآخرة مثل البغى وقطيعه الرحم)[20]

"تمام گناہوں میں سب سے جلد جس گناہ کی سزا دنیا ہی میں مل جاتی ہے، وہ سرکشی اور قطع رحمی ہے اور آخرت میں بھی اسے سزا ملے گی۔"

(4)نافرمان کی عمر اور رزق میں برکت نہیں ہوتی۔

(5)والدین کی نافرمانی کرنے والوں کی اولاد بھی نافرمان ہی ہوتی ہے۔

(6)والدین کے نافرمان کو سخت عذاب کی وعید ہے۔

(7)والدین کے نافرمان کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔

(8) نافرمان کے خلاف والدین بعض دفعہ بد دعا کر دیتے ہیں، جو اس کی دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔

(9)نافرمان کا انجام بہت ہی بُرا اور پریشان کُن ہوتا ہے۔

آئین کے آرٹیکل ۸۹ کے تحت:

آئین کے آرٹیکل 89 کے تحت ملک میں اب والدین کو گھر سے نکالنا قابل سزا جرم بن چکا ہے حال ہی میں صدر ڈاکٹر عارف علوی نے آئین کے آرٹیکل 89 کے تحت ملک میں تحفظ والدین آرڈیننس 2021ء جاری کر دیا ہے، جس کے تحت اب ملک بھر میں والدین کو گھروں سے نکالنا قابل سزا جرم بن چکا ہے، اور ایسے واقعات کے ذمہ داران کو ایک سال قید، جرمانہ یا دونوں سزائیں بھی دی جا سکتی ہیں۔

پاکستان میں اپنی نوعیت کے اس پہلے قانون کے تحت والدین کی شکایت پر علاقے کا ڈپٹی کمشنر کارروائی کا مجاز ہو گا، جبکہ پولیس کو بھی بغیر وارنٹ ذمہ داروں کی گرفتاری کا اختیار دیا گیا ہے۔ آرڈیننس کے مطابق اب گھر، خواہ بچوں کی اپنی ملکیت ہو یا کرائے پر، دونوں صورتوں میں والدین کو گھر سے نکالا نہیں جاسکے گا۔ تاہم اگر گھر والدین کی ملکیت میں ہو تو وہ نافرمان اولاد کو گھر سے نکال سکتے ہیں۔ بلاشبہ یہ حکومتی اقدام قابل تحسین ہے، جس سے بچوں کی جانب سے بوڑھے والدین کو زبردستی گھروں سے نکالنے کے خلاف تحفظ ملے گا۔

اسلام ہمیں والدین کو اولڈ ایج ہومز بھیجنے کی قطعا اجازت نہیں دیتا اس بارے میں لاہور کی سب سے بڑی درسگاہ جامعہ اشرفیہ کے بڑے جید علماء اکرام نے فتویٰ دیا ہے جو اس ریسرچ پیپر کے آخر میں لف ہے۔ آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کے والدین کے مقام و مرتبہ کے متعلق جو احکامات ہیں اسے الیکٹرانک، پرنٹ میڈیا اور مختلف پروگراموں کے ذریعے عام کریں تاکہ مسلم معاشرے میں والدین اور بزرگوں کو ان کا مقام حاصل ہو سکے۔

سفارشات و تجاویز

1) والدین کی خدمت کے فضائل بیان کیے جائیں۔
2) تمام تعلیمی اداروں میں اخلاقیات اور تربیت پر لیکچر دیئے جائیں۔
3) والدین اپنے بچوں کو خدمت کرنا سکھائیں۔
4) بچوں کے سامنے والدین گھریلو اختلافات اور لڑائی جھگڑوں سے اجتناب کریں۔
5) بچوں کو مغربی کلچر کے بجائے دین سکھائیں۔
6) اپنے بچوں کو پیسے کے لیے باہر نہ بھیجا جائے۔
7) رشتہ کرتے وقت مال و دولت کے بجائے دین دار گھرانے کا انتخاب کیا جائے۔
8) حکومت ایسی اولاد کو قرار واقع سزا دے جو والدین کو گھر سے نکالتے ہیں اور ان پر ظلم کرتے ہیں۔
9) حکومت بزرگ اور ضعیف افراد کا مفت علاج سہولت فراہم کرے تاکہ اولاد پر بوجھ نہ بن سکے۔

اولڈ ایج ہومز کے متعلق معاصر فتاویٰ

فتویٰ نمبر 139/188 (تاریخ اجرا 2022-02-09ء)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے وبالوالدین احسانا (یعنی والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ) سورۃ بقرۃ ۸۳)

اور اسی طرح قرآن کریم میں دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے والدین کے مراتب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنہر ھما وقل لھا قولاً کریما اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی بندگی وعبادت کا حکم دینے کے بعد دوسرا حکم دیا کہ والدین سے اچھا سلوک کرو اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہو اور نہ کبھی جھڑ کو بلکہ اگر ان سے بات بھی کرنی ہو وہ بھی عزت و تعظیم کے ساتھ کرو۔

اسی طرح ایک حدیث شریف میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف اس (بندے) کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ تباہ وبرباد ہو جائے) تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیایا رسول اللہ کون برباد ہو جائے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا من ادرک ابویہ عند الکبر احدھما أو کلیھما فلم یدخل الجنۃ جو شخص اپنے ماں باپ میں سے دونوں کو یا کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے۔

لہٰذا اپنے والدین کی خدمت سے جی چرانا اور ان کو اولڈ ایج ہوم میں یا اس جیسے دیگر اداروں میں چھوڑ آنا جہاں پر وہ بے بسی اور کسمپرسی کی زندگی گزارتے ہیں یہ عمل شرعاً واخلاقاً انتہائی ناپسندیدہ اور انسانی واسلامی روح کے بالکل خلاف ہے اسی لیے اپنی دینی ودنیاوی نجات اور کامیابیوں کے لیے اپنے والدین کی حتی الوسع جانی ومالی خدمت کریں اور والدین کو دوسروں کے سہارے چھوڑنے سے گریز کریں۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

09-02-2022ء

اس کے علاوہ ملک کے دوسرے دار الافتاء کے فتاوی بھی موجود ہیں۔[21]

[1] سورۃ بنی اسرائیل / الاسراء17: 23

Baniī Isrāil, l 17:23

[2] صحیح مسلم (المسند الصحیح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل عن رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب بر الوالدین وانھما احق بہ، حدیث:۲۵۴۸

Ṣ Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Birr wa al-Ṣilah wa al-Ādāb, Bāb Birr al-Wālidayn, Ḥadith: 2548

[3] Haber, C., and Gratton, B. Old Age and the Search for Security. New York: Cambridge University Press, 1994.

[4] https://health.usnews.com/best-nursing-homes Retrieved December 10, 2018

[5] The Express Tribune, May 3rd, 2021

[6] القران، یسین:68

Yāsīn, 68.

[7] سورۃ التغابن 15

Al-Taghābun:15.

[8] القرآن، سورۃ بنی اسرائیل:24

Banīī Isrā'īl: 24.

[9] القرآن، سورۃ بنی اسرائیل:23

Sūrah Banī Isrā'īl: 23

[10] القرآن، القصص، آیت:23

Al-Qaṣaṣ, 23.

[11] القرآن، یوسف، آیت:78

Yūsuf: 78

[12] بخاری، الصحیح، کتاب الاذن، باب اذا صلی لنفسہ، 1 : 248، 249، رقم: 6712. مسلم، الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ 1 : 341 رقم: 467

Bukhārī, al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Idhn, Bāb Idha Ṣallā Li Nafsihī, 1:248,249; Muslim, al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Ṣalāh Bāb Amr al-A'imah, 1:241, no. 467

[13] طبرانی، المعجم الاوسط، 5 : 270، رقم: 5286 2 ھیثمی، مجمع الزوائد، 10 : 149

Bukhārī, al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Idhn, Bāb Idha Ṣallā Li Nafsihī, 1:248,249; Muslim, al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Ṣalāh Bāb Amr al-A'imah, 1:241, no. 467

[14] هندي، کنز العمال، 3: 179، رقم: 6050

Hindī, Kanz al-'Ummāl. 3:179, No. 6050

[15] احمد بن حنبل، المسند، 1: 173 2 عبد الرزاق، المصنف، 5 : 303، رقم 9691

Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad, 1:2173; al-Muṣannaf, 5:303, No. 9691

[16] ترمذی: 2022، باب ماجاء فی اجلال الکبیر

Tirmidhī: 2022.

[17] سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب المنان بما اعطیٰ، رقم الحدیث (2562)۔

Sunan al-Nisā'ī, Kitāb al-Zakāh, Bāb al-Mannān bimā A'ṭā'. No. 2562

[18] سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب المنان بما اعطیٰ، رقم الحدیث (2562)۔

Sunan al-Nisā'ī, Kitāb al-Zakāh, Bāb al-Mannān bimā A'ṭā'. No. 2562

[19] سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب المنان بما اعطیٰ، رقم الحدیث (2562)۔

Sunan al-Nisā'ī, Kitāb al-Zakāh, Bāb al-Mannān bimā A'ṭā'. No. 2562

[20] صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالی، رقم الحدیث (5125)

Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Adhāḥī, no. 5125

[21] ملاحظہ ہو

https://www.banuri.edu.pk/bayyinat-detail/%D8%A7%D9%88%D9%84%DA%88-%D8%A7%DB%8C%D8%AC-%DB%81%D8%A7%D9%88-%D8%B3-old-age-house

https://www.masailesahriya.com/2019/07/blog-post.html